السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہری نمازمیں امام جب وَلَا الضَّآلِّینَ کہے تو مقتدی فوراً آمین کہہ سکتے ہیں یا جب امام کہے تو اس کی آمین سن کر مقتدی آمین کہے ؟ ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ 'اِذَا قَالَ الاِمَامُ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ فَقُولُوا : آمِینَ' کا مطلب یہ ہے کہ امام جب بلند آواز سے آمین کہے تو مقتدی پھر بول سکتے ہیں۔ وہ ''سنن کبریٰ'' کی کسی حدیث کا حوالہ دیتے ہیں : 'اِذَا قَالَ الاِمَامُ : وَلَا الضَّآلِّینَ وَقَالَ : اٰمِینَ فَقُولُوا : آمِینَ' آپ پوری تحقیق سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہوراہلِ علم کے نزدیک مستحب یہ ہے، کہ مقتدی کی (آمین) امام کی (آمین) کے ساتھ ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا استدلال ایک روایت سے ہے، جس کے الفاظ یوں ہے:

'اِذَا قَالَ الاِمَامُ : غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ فَقُولُوا : آمِینَ، فَاِنَّ المَلَائِکَةَ تَقُولُ : آمِینَ۔ وَاِنَّ الاِمَامَ یَقُولُ : آمِینَ۔ فَمَن وَافَقَ تَامِینُهُ تَامِینَ المَلَائِکَةِ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ' (النسائی، ابوداؤد، والسراج) سنن النسائی، باب جَهرُ الاِمَامِ بِآمِینَ، رقم :۹۲۷، سنن اَبِی داوٗد، باب التَّأمِینِ وَرَاءَ الاِمَامِ، رقم : ۹۳۶

یعنی ''جب امام غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ کہے، تو تم آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں، اوراس لئے بھی کہ امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی (آمین) فرشتوں کی (آمین) سے موافق ہوتی ہے، اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَهُوَ دَالٌّ عَلٰی اَنَّ المُرَادَ، المُوَافَقَةُ فِی القَولِ، وَالزَّمَانِ'

یعنی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ موافقت سے مراد قولی اور زمانی موافقت ہے۔

اورامام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'مَعنَیٰ قَولِهٖ اِذَا قَالَ الاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّینَ فَقُولُوا : آمِینَ !اَی مَعَ الاِمَامِ، حَتّٰی یَقَعَ تَامِینُکُم، وَتَامِینُهُ مَعًا' المعالم ۱/ ۲۲۴

''فَقُولُوا آمِینَ'' کا مفہوم یہ ہے کہ امام کے ساتھ آمین کہو، حتی کہ تمہاری اورامام کی آمین اکٹھی واقع ہو۔''

یہ بھی یادرہے کہ اکٹھی 'آمین'' کہنے کا مفہوم یہ ہرگز نہیں ہے، کہ امام اگر سنّت کو سہواً یا عمداً ترک کردے، تو مقتدی بھی آمین نہ کہے۔ بلکہ مقتدی کو سنّت پر عمل کرتے ہوئے، پھر بھی آمین کہنی چاہیے۔ صحیح حدیث میں وارد ہے

صَلُّوا کَمَا رَاَیتُمُونِی اُصَلِّی 'صحیح البخاری، باب الأَذَانِ لِلمُسَافِرِ، اِذَا کَانُوا جَمَاعَةً، وَالاِقَامَةِ، وَکَذٰلِکَ بِعَرَفَةَ وَجَمعٍ... الخ، رقم : ۶۳۱» :

یعنی جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ٹھیک اسی طرح نماز پڑھو۔

: توگویا آپ ﷺ نے فرمایا : کہ تم ہر دو صورت آمین بلند آواز سے کہو۔ نیز امام شافعی فرماتے ہیں

(عَلٰی اَنَّ المَامُومَ یُؤَمِّنُ، وَلَو تَرَکَهُ الاِمَامُ سَهوًا، اَو عَمدًا' (الاُمّ'

''یعنی ''مَاموم (مقتدی) کو آمین کہنی چاہیے، اگرچہ امام بھول کر یا قصداً چھوڑ دے۔

اور سائل کے سنن کبریٰ کے حوالہ سے نقل کردہ الفاظ اصل میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض یہ ثابت بھی ہوجائیں، تو ان کا مفہوم وہی ہے جو پہلے بیان ہوچکا۔ کہ مقتدی کی ''آمین'' آگے پیچھے کی بجائے، امام کے ساتھ ہونی چاہیے۔ بلکہ امام بیہقی کے قائم کردہ عناوین اس پر دالّ (دلالت کرتے) ہیں، کہ امام اور مَاموم (یعنی مقتدی) دونوں کو آمین کہنی چاہیے۔ (سنن کبریٰ) السنن الکبریٰ للبیھقی، باب التامین :۵۵، باب جهر الإمام بالتأمین :۵۶۔ و۵۸۹

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :423

محدث فتویٰ